بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

004-09: سورۃالنساء کی مختصر تفسیر (آیات:41-43)

سورۃالنساء کی مختصر تفسیر کادرس جاری ہےاور جہاں پر رُکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾﴾ (النساء:41)

(پھر ان کی کیا کیفیت ہو گی (یعنی قیامت کے دن) جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ بلائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اِن پر گواہ بنا کر بلائیں گے)

یہ عظیم آیت ہے اور بہت ہی عظیم اس آیت میں پیغامات موجود ہیں۔

ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عبداللہ بن مسعود سے فرمایا کہ آپ مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ، سیدنا عبد اللہ بن مسعود نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر قرآن نازل ہوا ہے اب میں کیسے آپ کو پڑھ کر سناؤں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مجھے پسند ہے کہ قرآن میں کسی اور سے بھی سنوں"۔

علماء کہتے ہیں کہ اس میں دو فائدے ہیں:

1-ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان جب سنتا ہے کسی اور سے اس کو تدبّر کا موقع مل جاتا ہے، ایک تو اپنی آنکھوں سے پڑھتے ہیں نا تو آپ جلدی پڑھتے رہتے ہیں، جب آپ سنتے ہیں تو آپ کی جو آنکھ ہے وہ دیکھ نہیں رہی ہوتی اور کان جو ہیں وہ کام میں آجاتے ہیں۔

اور دونوں جو سینسز (Senses) ہیں دیکھنے کے اور سننے کے طاقتور کون سا زیادہ ہے؟ سننے کے۔

دلیل کیا ہے؟ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ﴾ (الملک:23): قرآن میں دلیل ہے کہ سمع کو بصر سے پہلے بیان کیا ہے۔

اور حقیقتاً میں یہاں پر بیٹھا ہوں مجھے کیا دکھائی دے رہا ہے؟ جو میری آنکھوں کی اس فیلڈ میں نظر آرہا ہے۔

آواز باہر سے سن سکتا ہوں کہ نہیں؟ باہر دیکھ سکتا ہوں؟ آواز آپ کو ہر طرف سے سنائی دیتی ہے لیکن آپ کا دیکھنا جو ہے صرف آپ کی جو ویژول فیلڈ (Visual field) میں آتا ہے جو آپ کے سامنے ہے بس وہی نظر آتا ہے۔

تو زیادہ طاقتور کون سا ہے سننا یا دیکھنا؟ سننا۔

اس لیے یہ جو علم شرعی ہے (شریعت کا علم) یہ قائم ہے سننے پر اس لیے سب سے بڑا عالم بھی اَن پڑھ ہو سکتا ہے (پڑھنے لکھنے کا تعلق لکھنے سے دیکھنے سے ہے کہ نہیں؟ جب آپ کی آنکھیں نہیں تو پڑھیں گے کیسے؟ تو پڑھنے لکھنے کا تعلق جو ہے وہ دیکھنے سے بھی ہے) تو کان کی سننے کی جو طاقت ہے یہ شریعت کا جو علم ہے اسی پر قائم ہے۔

2-دوسری بات کہ جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پسند ہے کہ میں کسی اور سے سنوں تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سورۃ النساء کی آیتیں پڑھنا شروع کیں، پڑھتے رہے پڑھتے رہے جب اس آیت کریمہ پر پہنچے:

﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾﴾: اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "أَمْسِكْ" یا "حَسْبُكَ" (رُک جائیں)؛ تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نظر اُٹھائی دیکھا تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے تھے آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے (یہ وہ آیت ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رلا دیا)۔

انسان کب روتا ہے؟ تین وجوہات ہوتی ہیں عمومی طور پر:

(۱) یا جب زیادہ غمزدہ ہوتا ہے (۲) یا جب زیادہ ڈر جاتا ہے۔ (۳) یا جب زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

یہی ہوتا ہے نا یا اور وجہ بھی ہے کوئی؟ زیادہ غمی زیادہ خوشی یا زیادہ ڈر اور سبحان اللہ تینوں چیزیں موجود ہیں، اب گواہی کی بات آئی ہے ذرا غور سے سنیں کہ گواہی سے کیا مراد ہے۔

روز محشر میں اللہ تعالیٰ اوّلین اور آخرین تمام کو اکٹھا کرے گا اور رسولوں سے پوچھے گا کہ کیا تم نے اس پیغام کو پہنچایا ہے؟ کہیں گے جی اللہ تعالیٰ ہم نے پہنچایا ہے۔

لوگوں سے جو امتی ہیں اُن سے پوچھے گا: ﴿مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ﴾ (رسولوں کو کیا جواب دیا ہے؟) (القصص:65): کہیں گے کہ پیغام پہنچا ہی نہیں ہمیں (جو نافرمان ہوں گے نا جو کافر ہوں گے کہیں گے کہ پیغام ہی پہنچا نہیں ہے)؛ کیسے عمل تھے؟ ہمیں پتہ ہی نہیں پہنچا نہیں ہے۔

تو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام جو ہیں رسول جو ہیں وہ گواہی دیں گے کہ ہم نے پیغام پہنچایا ہے جب امتی انکار کریں گے تب پھر گواہی کون دے گا کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سچے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت گواہی دیں گے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سچے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا ہے (کہاں سے پتہ چلا؟ قرآن مجید سے پتہ چلا)۔

اب اتنا بڑا درجہ ہے اس عظیم امت کا! دیکھیں مسلمان ہونا کوئی عام بات نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر مسلمان کی ایک بڑی قدر و قیمت ہے بڑا مقام ہے کاش کہ ہم اس مقام کو سمجھ سکیں کہ انبیاء کی سچائی کے لیے رسولوں (علیہم الصلاۃ والسلام) کی سچائی کے لیے یہ امت جو ہے گواہی دے گی۔

اس امت پر کون گواہ ہوگا کہ یہ سچی ہے اب یہ سوال ہے؟ انہوں نے کیا کیا ہے؟ کیا انہوں نے اپنے رسول کی دعوت کو قبول کیا ہے پیغام کو سمجھا ہے عمل کیا ہے کہ نہیں کیا ہے کون گواہی دے گا؟

﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾: اب یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو پڑے! دیکھا جائے تو غم کی بات بھی ہے خوشی کی بات بھی ہے اور ڈر کی بات بھی ہے؛ غم کس چیز کا ہے پریشانی کس چیز کی ہے؟ کہ میرے وہ امتی جو نافرمانی پر اُترے ہیں اب گواہی تو دینی پڑے گی کہ نافرمان ہیں (گواہی کی بات ہو رہی ہے نا)۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیں آپ جیسے پچھلے دروس میں گزر چکا ہے عقیدے کے دروس میں کہ میدان محشر میں جب حساب کی ابتداء کے لیے شفاعت کی بات آئے گی تمام انبیاء جن کے پاس لوگ جائیں گے کیا کہیں گے؟ ''نَفْسِي نَفْسِي'' جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچیں گے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچیں گے کیا فرمائیں گے؟ ''أُمَّتِي أُمَّتِي''۔

تو امت کا درد امت کی تکلیف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمیشہ رہی ہے خاص خیال ہے اپنی امت کا تو ایک رونے کی وجہ یہ ہے کہ:

(۱) میری امت میں سے جو نافرمان ہوں گے اُن کے خلاف گواہی دینی پڑے گی۔

(۲) اور ڈر بھی اسی کا ہے کے کتنا شدید اور سخت وقت ہے میدان محشر میں اور اس وقت گواہی دینی ہے، ڈر کی انتہا ہے!

(۳) اور تیسری خوشی کی بات کہ امت گواہی دے گی یا نہیں؟ امت تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی سچائی کی گواہی دے گی یہ خوشی کا باعث ہے۔

الغرض اب ان تینوں میں سے ایک ہے دو ہیں یا تینوں ہیں اللہ أعلم لیکن اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ آیت سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رونا آگیا۔ اور گواہ ہونا کوئی عام بات نہیں ہے گواہی کس چیز کی بنیاد پر ہوتی ہے؟ "العلم اور یقین": ہر مسلمان جو ہے ہر امتی جو ہے وہ علم والا ہے اور یقین والا ہے اور علم اور یقین میں ترقی سے ایمان اور تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے۔

تو بہت پیارا پیغام ہے اس آیت کریمہ میں کہ مسلمان کو یہ اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ اس کی حیثیت کیا ہے معاشرے میں دنیا میں اور اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہے، اور پھر جب وہ امتی ہے تو پھر اسے اپنے ایمان اور تقویٰ کو مضبوط کرنا ہو گا کیونکہ اس نے گواہی دینی ہے۔

﴿إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ (الزخرف:86): شہادت میں حق کی گواہی دینے والے وہی ہوں گے جو علم رکھتے ہیں اور علم کے لیے یقین کا ہونا بھی لازمی ہوتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿يَوْمَئِذٍ﴾ (النساء:42)

(اُس دن (بات کس دن کی ہو رہی ہے؟ قیامت کے دن کی بات ہو رہی ہے))

﴿يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾: (جس دن) تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا ہے۔

﴿وَعَصَوُا الرَّسُولَ﴾: اور رسول کی نافرمانی کی ہے (علیہ الصلاۃ والسلام))۔

﴿لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ﴾: کہ اگر انہیں زمین دوز کر کے زمین کے برابر کر دیا جائے۔

﴿وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾﴾: اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے۔

قیامت کے دن جب حساب ہوگا میدان محشر میں اور جو کافر اور نافرمان ہوں گے جب اُن کے حساب کا وقت آئے گا تو وہ کیا کہیں گے؟ کہ ہم نے یہ گناہ نہیں کیا ہے، پھر گواہ آئیں گے فرشتے گواہی دیں گے انکار کریں گے، زمین گواہی دے گی کہ اس فلاں بندے نے فلاں وقت میں فلاں جگہ پر یہ فلاں نافرمانی کی تھی پھر بھی انکار کریں گے، اللہ تعالیٰ حکم دے گا زبان کو زبان خاموش ہو جائے گی بند ہو جائے گی اور انسان کے جسم کے اعضا جو ہیں جن اعضاء سے اس انسان نے نافرمانی کی ہے وہ بول اٹھیں گے:

(۱) ہاتھ بھی بولے گا کہ اُس نے کہاں کہاں پر کیسے کیسے کب کب کون کون سا ظلم کیا ہے، جو ہاتھ سے نافرمانی ہوئی ہے اب زبان نہیں کچھ بول سکے گی اب ہاتھ بولیں گے۔

(۲) آنکھیں بولیں گی کہاں کہاں پر حرام کہاں کہاں پر نافرمانی کی ہے۔

(۳) زبان بولے گی زبان کیا بولے گی؟ "اپنے گناہ" کہاں کہاں پر گناہ کیے ہیں جھوٹ ہے دھوکا ہے فریب ہے، چغل خوری ہے طعنہ زنی ہے، ہمز اور لمز سے کام لیا ہے یا غیبت کی ہے، شرک کے الفاظ کہے ہیں بدعتی الفاظ کہے ہیں، والدین کے ساتھ بدسلوکی کی ہے، یہ تمام چیزیں جو ہیں (نعوذ باللہ) زبان گواہی دے گی۔

(۴) پاؤں گواہی دیں گے کہ کہاں کہاں پر کس وقت کون سے جرم کیے ہیں۔

الغرض جسم کے تمام اعضاء بولیں گے یہ اُس وقت کی بات ہے جب یہ کافر یہ نافرمان اس طریقے سے اس کے اعضاء بولیں گے اُس دن کی بات ہو رہی ہے: ﴿يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ﴾: کافر بھی تمنا کریں گے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نافرمان بھی اُس دن تمنا کریں گے کہ کاش! آج ہم زمین کے برابر ہو جاتے دفن ہو جاتے زمین میں ہم انسان ہی نہ ہوتے!

سورۃ النبأ کی آخری آیت میں کیا آیا ہے؟ سورۃ النبأ کی آخری آیت میں:

﴿يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا﴾ (کافر کہے گا کہ کاش میں آج مٹی ہوتا) (النبأ:40)۔

یہاں پر بھی کافر وہی تمنا کر رہے ہیں کہ ہم زمین کے برابر ہو جاتے کیوں؟ دیکھیں گے حساب اور کتاب میں سب سے پہلے جانوروں کو لے کر آیا جائے گا جانور جو ہیں ان کا قصاص ہوگا جانوروں کا حساب نہیں ہوگا۔

جس جانور نے کسی اور جانور پر کوئی ظلم دنیا میں کیا ہے اس کا بدلہ ہوگا قصاص ہوگا اب اس کی مثال دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو جانور جس کے سینگ ہوں بغیر سینگ کے جانور کو اُس نے اپنا سینگ مارا ہے اس پر ظلم کیا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس مظلوم جانور کو دو سینگ دے دے گا وہ اُس جانور کو دو سینگ اپنے مارے گا جیسے دنیا میں اس نے مارے تھے برابر ہو جائے گا معاملہ انصاف ہو جائے گا بدلہ ہو جائے گا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ حکم دے گا جب تمام بدلے پورے ہو جائیں گے جانوروں کے "كُوْنُوْا تُرَابًا" (مٹی ہو جاؤ) سب مٹی ہو جائیں گے۔

www.AshabulHadith.com

کافر دیکھ رہا ہو گا یہ منظر اپنی آنکھوں کے سامنے اور دوسری طرف جہنم کھولتی ہوئی سامنے ہے ستر ہزار لگامیں ہیں ہر لگام پر ستر ہزار فرشتے ہیں کھولتی ہوئی جہنم کو دیکھے گا جب جانوروں کا معاملہ بھی دیکھے گا پھر چیخ اٹھے گا اور کہے گا: ﴿يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا﴾۔

آج ہر کافر اور ہر نافرمان سن رہا ہے دیکھ بھی رہا ہے کہ دعوت حق کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا تعلیمات ہیں، دین اسلام کیا ہے توحید اور سنت کیا ہے، منہج السلف کیا ہے صحیح کیا ہے غلط کیا ہے سب جانتے ہیں لیکن اس وقت ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں اُس دن ماننے کا وقت ختم ہو جائے صرف حساب کا وقت ہو گا، اور صرف تمنا کرنے سے، اے کاش! کہنے سے کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔ اگر فائدہ ہونا ہے تو یہ اُس کی جگہ ہے اس وقت فائدہ ہو سکتا ہے کل صرف حساب کا دن ہے حساب دینا ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے، آمین)۔

﴿وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا﴾: کوئی بات چھپا نہ پائیں گے کیوں؟ کیونکہ جسم کے اعضاء بولیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ (النساء:43)

(اے ایمان والو!)

﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾: نماز کے قریب تک مت جاؤ جبکہ تم نشے کی حالت میں ہو۔

﴿حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾: یہاں تک کہ تم سمجھ لو اور جان لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔

اس آیت کا یہ حصہ جو ہے منسوخ ہو چکا ہے یہ اُس وقت کا حکم ہے جب شراب کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔

تو شراب دور جاہلیت سے ہی حلال تھی اور لوگ شراب پیتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے وحی کے نور کو نازل فرمایا اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو بعض چیزیں بتدریج جو ہیں وہ حرام ہوئیں اُن میں سے شراب بھی ایک چیز ہے جو آہستہ آہستہ بتدریج جو ہے وہ حرام ہوئی ہے بیک وقت حرام نہیں ہوئی کیونکہ نشہ آور چیز ہے ایڈکشن (Addiction) ہو جاتی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ أحکم الحاکمین ہے اُس نے اس انسان کو پیدا کیا ہے خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نشہ کیا ہوتا ہے ایڈکشن (Addiction) کیا ہوتی ہے، کیسے مشکل سے جان چھڑائی جاتی ہے اس لیے بتدریج آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ سب سے پہلے یہ ہے کہ اس میں نفع بھی نقصان بھی ہے نقصان بہ نسبت زیادہ ہے تو اس کو چھوڑ دینا چاہیے، تو بعض صحابہ نے اسی وقت چھوڑ دیا تھا یہ نقصان کی بات ہوئی ہے نا اب کیوں پیوں، بعض ایسے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کیا تو ہم نہیں چھوڑتے (بات ایڈکشن (Addiction) کی ہو رہی ہے نا اب نشہ ہے عادت ہو چکی ہے)۔

پھر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾

: نماز کے قریب مت جاؤ جبکہ تم شراب کی حالت میں ہو۔

اب نماز پانچ وقت پڑھنی ہے اور شراب پینے سے نشہ جلدی اُترتا نہیں ہے اب نماز پڑھیں یا نشہ کریں کریں تو کیا؟! ظاہر ہے نماز تو نہیں چھوڑ سکتے نشہ ہی چھوڑ سکتے ہیں تو اکثر نے پھر شراب چھوڑ دی ہے۔ کچھ تھوڑے رہ گئے تھے جب آخری حکم آیا اللہ تعالی کا ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ﴾ إلي آخر الآية (المائدۃ:90): اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل کیا اور پھر شراب حرام ہو گئی۔

تو ﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ﴾: اے ایمان والو! اگر تم واقعی مومن ہو سچے مومن ہو تو خوب سن لو اچھی طرح سمجھ لو کہ شراب پیتے وقت نشے کی حالت میں نماز کے قریب تک نہیں جانا، ﴿حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾: تمہیں پتہ تو ہونا چاہیے کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔

نشے کی حالت کیا پتہ ہوتا ہے انسان کو کہ کیا کہہ رہا ہے؟! اُس نے نماز میں دعا کرنی ہے بد دعا کر دے (نعوذ باللہ) ربّ کو گالی دے دے! کچھ بھی کہہ سکتا ہے نشے میں انسان کی عقل ہی کام نہیں کرتی اور عقل نماز کی شرطوں میں سے ایک ہے کہ نہیں؟ تو نماز تو ہو گی نہیں۔

دوسرا حکم ہے: ﴿وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا﴾: اور نہ ہی جنابت کی حالت میں نماز پڑھو اور نہ نماز کی جگہ جو مسجد ہے یا مصلیٰ ہے وہاں پر جنابت کی حالت میں ٹھہرو۔ ﴿اِلَّا﴾: استثناء ہے، ﴿عَابِرِيْ سَبِيْلٍ﴾: اِلّا یہ کہ وہاں سے گزر ہو۔

مسجد کے ایک دروازے میں داخل ہونا ہے دوسرے سے خارج ہونا ہے اسے کہتے ہیں "عَابِرِيْ سَبِيْلٍ"، صرف گزرنا ہو مسجد میں سے جنابت کی حالت ہے حدث اکبر ہے بیوی سے ہمبستری ہوئی ہے غسل نہیں کیا یا احتلام ہوا ہے اور غسل نہیں کر سکا اسے کہتے ہیں جنابت کی حالت (حدث اکبر ہے)۔

یا پھر عورت کو اگر حیض کا خون جاری ہو گیا ہے یا نفاس کا خون جاری ہو گیا ہے۔

ایسی تمام چیزیں حدث اکبر ہیں اب حدث اکبر کی صورت میں کوئی شخص نماز نہیں پڑھ سکتا اسی طرح حائضہ عورت نماز نہیں پڑھ سکتی، جنبی شخص مرد ہو یا عورت ہو وہ نماز نہیں پڑھ سکتے جب تک کہ پاک نہیں ہو جاتے تو کیا مسجد سے گزر سکتے ہیں کہ نہیں؟ مسجد سے گزر سکتا ہے حدث اکبر والا شخص، مرد ہو یا عورت ہو صرف گزرنا ہو: ﴿اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ﴾۔

﴿حَتّٰى﴾: کب تک یہ حکم جاری ہے؟ ﴿تَغْتَسِلُوْا﴾: جب تک کہ تم غسل کر کے پاک نہیں ہو جاتے۔

تو حدث اکبر سے طہارت حاصل کی جاتی ہے غسل سے، جنابت کی حالت جو ہے اور حیض کی حالت میں (اسے حدث اکبر کہتے ہیں) اور اس آیت میں جُنُب کا ذکر ہے اور جُنُب کہتے ہیں حدث اکبر کو جیسے میں نے ابھی عرض کیا ہے اگر جنابت کی حالت ہو تو اُس وقت تک پاکیزگی ممکن نہیں ہے جب تک کہ غسل نہ کیا جائے، تو غسل شرط ہے حدث اکبر سے پاک ہونے کے لیے۔

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾: اور اگر تم بیمار ہو، ﴿اَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾: یا مسافر ہو۔

﴿اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ﴾: یا تم میں سے کسی کو بیت الخلاء کی ضرورت پڑ جائے (اور یہ حدث اصغر کے لئے ہوتا ہے بیت الخلاء میں جانا پیشاب یا پاخانہ یا ہوا خارج کرنا اسے حدث اصغر کہتے ہیں)۔

﴿اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ﴾: یا عورتوں کو تم لوگوں نے چھوا ہے (یعنی ہمبستری ہوئی ہے)۔

﴿فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً﴾: اور تم لوگوں نے پانی کو نہیں پایا۔

یعنی پانی موجود نہیں ہے پانی کی عدم موجودگی ہے تو کیا کرنا ہے؟ چار چیزیں ہیں یاد رکھیں کہ بیماری کی حالت، سفر کی حالت ہے، حدث اصغر کی حالت، حدث اکبر کی حالت، اگر ایسا معاملہ ہو اور پانی موجود نہ ہو تو کیا کرنا ہے طہارت کیسے کرنی ہے؟

ابھی تو اوپر گزر چکا ہے نااغتسال حدث اکبر کے لیے، وضو حدث اصغر کے لیے:

(۱) حدث اصغر کہتے ہیں (چھوٹا حدث جو ہے) پیشاب کا خارج ہونا، پاخانے کا خارج ہونا، ہوا کا خارج ہونا۔

(۲) حیض کا خون جاری ہونا، نفاس، بچے کی پیدائش کے بعد خون جاری ہونا، اور منی کا خارج ہونا شہوت کے ساتھ ہمبستری کی وجہ سے ہو یا احتلام کی وجہ سے ہو اسے کہتے ہیں حدث اکبر۔

(۳) حدث اصغر کی طہارت کے لیے وضو کافی ہے۔

(۴) حدث اکبر کی طہارت کے لیے غسل لازمی ہے غسل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

وضو، غسل کے لیے کس چیز کی ضرورت پڑتی ہے؟ پانی کی۔

(۱) پانی موجود نہیں ہے پانی نہیں ہے۔

(۲) یا پانی کا استعمال ممکن نہیں ہے کس کے لیے؟ مریض کے لیے۔

اس لیے مریض کا کیوں بیچ میں یہاں پر ذکر کیا گیا ہے؟ ذکر کیوں ہے مریض کا اور مسافر کا؟ چلو مسافر ہے تو پانی موجود نہیں ہے اب مریض کی دو صورتیں ہیں کہ پانی موجود بھی ہو تب بھی وہ تیمم کر سکتا ہے جو ابھی حل ہے۔

مریض کا اگر پانی کے استعمال سے مرض بڑھ جاتا ہے یا اسے نقصان ہوتا ہے یا پانی موجود ہی نہیں ہے جیسے مریض مسافر، حدث اکبر حدث اصغر اب شرعاً کیا حل ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا﴾: بس تیمم کرو پاک مٹی سے۔

﴿صَعِيۡدًا طَيِّبًا﴾: "الصعید کل متصاعدۃ": ہر وہ چیز جو زمین سے اُبھرتی ہے (مٹی ہے، گرد و غبار ہے، پتھر ہیں، یہ ساری چیزیں زمین کے اوپر ہیں زمین سے اُبھرتی ہیں ان سے جب یہ پاک ہوں)۔

اور تمام زمین پاک ہے اللہ تعالیٰ کی اِلّا یہ کہ کسی زمین کے ٹکڑے پر کسی حصے پر کوئی نجاست ہو، قاعدہ شرعیہ یاد رکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کی ساری کی ساری زمین پاک ہے سوائے یہ کہ جس جگہ پر نجاست یقینی ہو جائے: ﴿فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا﴾: پاک مٹی سے تیمم کرنا ہے۔

اور تیمم کا جو لغوی معنی ہے قصد کرنا، تیمم لغت کے اعتبار سے عربی زبان میں قصد کرنا اور شرعی اعتبار ہے کہ:

(۱) پاک مٹی سے طہارت کرنا حدث اکبر کے لیے۔

(۲) یا حدث اصغر کے لیے جب پانی کی موجودگی نہ ہو۔

(۳) یا مریض کے لیے جب پانی کا استعمال ممکن نہ ہو یا پانی موجود نہ ہو۔

یا حدث اصغر ہو، یا حدث اکبر ہو، یا بیماری کی حالت ہو، یا مسافر ہو، اور پانی موجود نہ ہو تو تیمم عبادت کے لیے (کس عبادت کے لیے؟ جس کے لیے طہارت لازمی ہے) نماز ہے، تلاوت قرآن ہے اور ایسی عبادات جن میں آپ نے طہارت کرنی ہے جس میں لازمی ہو۔

﴿فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾: تیمم کیسے کرنا ہے؟

﴿فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ﴾: بس اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو مسح کر لو۔

کیسے کرتے ہیں تیمم؟ جسم کے حصوں کی صرف دو چیزوں سے تیمم کیا جاتا ہے: "وُجُوه جمع وَجْه": وَجہ کہتے ہیں چہرے کو، اور ﴿أَيْدِيكُمْ﴾ (ہاتھ)، ہاتھ کہتے ہیں یہاں ہتھیلی سے لے کر پورے بازو تک یہ جو شولڈر جوائنٹ (Shoulder joint) ہے کندھا جو ہے اور عربی زبان میں اس سب کو مطلقاً ہاتھ کہتے ہیں "الید"۔

اب تیمم میں چہرہ تو سمجھ میں آگیا چہرہ یہ ہے یہاں سے بال شروع ہو جاتے ہیں عادتاً (گنجے کی بات نہیں کر رہا جس کے بال پیچھے سے شروع ہوتے ہیں یا بال ہوتے ہی نہیں ہیں) معتاد جہاں سے بال شروع ہوتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی تک (Chin تک) اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک جو ہے یہ چہرے کی حد ہے اسے چہرہ کہتے ہیں "الوَجْه" جس سے مواجھا ہوتا ہے جس سے آپ سامنے والے کو دیکھتے ہیں اور وہ آپ کو دیکھتا ہے اسے وَجہ کہتے ہیں۔

تو پاک مٹی جو ہے اُس پر ہاتھ لگا کر (ابھی بتاتا ہوں طریقہ میں کیا ہے) چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرنا ہے ﴿فَامْسَحُوا﴾: اغسلوا نہیں ہے۔

اغسلوا غسل کے لیے پانی کا ہونا لازمی ہے اور پانی سے مسح صرف ایک چیز کا کیا جاتا ہے یا دو چیزیں کون سی ہیں وضو میں؟ سر کا مسح کیا جاتا ہے یا جرابوں کا مسح کیا جاتا ہے، باقی جو وضو کے اعضاء ہیں دھویا جاتا ہے پانی سے۔

تیمم میں صرف مسح ہے کیونکہ مٹی سے دھو تو نہیں سکتے ہم مٹی سے مسح ہی کریں گے آپ تو چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرنا ہے کیسے کیا جاتا ہے:

(۱) سب سے پہلے نیت کرنی ہے طہارت کی کہ حدث اکبر حدث اصغر کی کون سی نیت ہے؟ "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ": نیت کرنی ہے۔

(۲) پھر آپ "بسم اللہ" پڑھیں گے۔

(۳) بسم اللہ کے بعد دونوں ہتھیلیاں آپ زمین پر ماریں گے مٹی پر ماریں گے۔

(۴) پھر دونوں ہاتھ اُٹھائیں گے، آپ چاہیں تو ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ پھونک مار سکتے ہیں چاہیں تو پھونک نہ ماریں۔

(۵) پھر دونوں ہاتھ جو ہیں اپنے چہرے پر یوں پھیر دیں، دیکھیں یہ ہتھیلی اوپر سے ماتھے سے لے کر پورے چہرے پر پھیر دینی ہے۔

(۶) پھر دایاں اور بایاں ہاتھ ہے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر پھیرنا ہے اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیر دینا ہے صرف ہتھیلی کے اُلٹے حصے پر۔

جب وضو کرتے ہیں شروع دائیں ہاتھ سے یا بائیں ہاتھ سے کہاں سے کرتے ہیں؟ دائیں سے (تو تیمم بھی اسی طریقے سے دائیں ہاتھ پر پہلے مسح کیا جاتا ہے بائیں ہاتھ پر بعد میں مسح کیا جاتا ہے)۔

تو تیمم کا طریقہ کہ: (۱) سب سے پہلے نیت کرنی ہے (۲) بسم اللہ پڑھنی ہے (۳) اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر مارنی ہیں (۴) آپ نے منہ کا مسح کرنا ہے (۵) بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر اُلٹی ہتھیلی پر پھیرنا ہے (۶) دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی اُلٹی ہتھیلی پر پھیر دینا ہے۔ تیمم ہو گیا اب۔

جو بازو کی ہے یہ ضعیف روایت ہے، بازو کا جو آیا ہے وہ صحیح روایت نہیں ہے اور نہ ہی کندھے پر اس کی کوئی روایت ہے، تو ید سے مراد یہاں پر لفظ عام ہے اسم مطلق ہے لیکن اس کا جو معنی ہے وہ مقید ہے اور قید لگائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تیمم کیا تو یہ طریقہ بتایا ہے کہ چہرے پر مسح کیا جاتا ہے اور ہتھیلیوں پر صرف جبکہ میں نے کہا ہے کہ ہتھیلی سے لے کر کندھے تک ید کہتے ہیں تو یہاں پر ید سے مراد صرف ہتھیلی ہے نا کہ کندھا ہے نا کہ بازو ہے۔

واضح ہے ہتھیلی سے مراد؟ ید سے کیا مراد ہے ہتھیلی کا کون سا حصہ؟ اندر والا پام (Palm) نہیں اوپر والا حصہ جو ہے اُلٹا حصہ ہاتھ کا سیدھا حصہ نہیں ہاتھ کا اُلٹا حصہ جسے ڈورسم (Dorsum) کہتے ہیں یہاں پر مسح کرنا ہے یہ قید کس نے لگائی ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل نے۔ تو یہاں پر ہمیں یہ بھی سبق ملتا ہے کہ حدیث قرآن کی آیت کو مقید کر سکتی ہے (واضح ہے؟) کیونکہ ید مطلق ہے مطلق سے مراد اَن لمیٹڈ (Unlimited) ہے۔

کہاں سے؟ عربی لغت میں زبان میں ہتھیلی سے لے کر یہاں انگلی سے لے کر کندھے تک اسے ید ہی کہا جاتا ہے۔

اب تیمم میں ید کس حصے کو کہتے ہیں؟ کیا یہاں سے لے کر کندھے تک یعنی ہتھیلی سے پوری انگلی سے لے کر کندھے تک میں مسح کروں گا مٹی سے؟ نہیں! کس نے کہا نہیں؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کر کے دکھایا صحابہ کو اور صحابہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ہم تک اس حدیث کو پہنچایا ہے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تیمم کیا تو پورے بازو کا کندھے سمیت مسح نہیں کیا جو مسح کیا وہ صرف ہتھیلی کا وہ بھی اُلٹا حصہ سیدھا حصہ نہیں، جیسے پانی سے ہم دھوتے ہیں تو پوری ہتھیلی آگے پیچھے سے دھوتے ہیں تیمم میں صرف پچھلے حصے میں کیونکہ اندر والے حصے پر مٹی لگی ہے نا تو پچھلے حصے پر جس پر مٹی نہیں لگی اس پر آپ مسح کر دیتے ہیں یہ تیمم کا شرعی طریقہ ہے۔

واضح ہے تیمم سب کر سکتے ہیں سارے؟ مٹی پر ایک مرتبہ کافی ہے، چہرے پر بھی ایک دفعہ ہے اور ہر ہتھیلی پر بھی صرف ایک دفعہ ہے تین تین دفعہ نہیں جیسے وضو میں ہم سنت میں تین تین مرتبہ دھوتے ہیں تیمم میں ایک مرتبہ کافی ہے، اور مٹی نہ ہو تو پتھر اگر آپ کے پاس ہے گرد و غبار جس پر ہو گرد و غبار ہاتھ پر لگنا چاہیے چاہے دیوار ہو (پینٹ ہے ہاتھ لگائیں اس میں ہے؟ اس میں نہیں ہے) اگر گرد و غبار ہو تو گرد و غبار کوئی بھی چیز جو زمین سے جڑی ہے چاہے کارپیٹ بھی ہو کارپیٹ پر گرد و غبار ہوتا ہے اس پر بھی ہو سکتا ہے۔

الغرض اگر گرد و غبار ہاتھ کو لگ جائے مٹی کا حصہ ہے: ﴿صَعِيدًا طَيِّبًا﴾: صرف تُراباً نہیں فرمایا فرق ہے، صعید ہر وہ چیز جو زمین سے ابھرتی ہے اٹھتی ہے اس میں گرد و غبار بھی شامل ہے مٹی بھی شامل ہے تو مٹی تو من باب اولیٰ ہے نا۔ اگر پتھر ہے اس پر مٹی لگی ہوئی ہے اس پر گرد و غبار ہے تو پتھر سے بھی ہو سکتا ہے لیکن بارش ہوئی ہے اور بارش سے پتھر صاف ہو گیا ہے تو پھر کیسے تیمم ہو گا؟ نہیں ہو گا جب تک کہ مٹی نہ ہو۔

اور خصوصی طور پر میں گزارش کروں گا یہاں پر جو مریض ہسپتالوں میں ہیں میں نے دیکھا ہے اکثر یہ غلطی ہے نماز کی لاپرواہی ہوتی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے نماز نہیں پڑھتے، تو دو قسم کے مریض ہوتے ہیں:

(۱) ایک وہ مریض جو آئی سی یو (ICU) میں ہیں جو ہوش میں نہیں ہیں یا جو کریٹیکل (Critical) حالت میں ہیں خطرناک حالت میں ہیں وہ جب ہوش آئے یا جب پڑھ سکیں تب نماز پڑھیں اور قضاء نماز پڑھیں گے بشرطیکہ اس وقت جب تک ہوش آئے اس کے بعد سے، اگر مکمل بے ہوش ہیں دو چار دن گزر گئے ہیں کوما میں ہیں تو کوما کے وقت یہ نماز نہیں ہے کیونکہ مکلف ہی نہیں ہیں اُس وقت جب ہوش آتا ہے تب سے وہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

(۲) دوسری قسم کے مریض جو تندرست ہیں یعنی بیمار ہیں ہسپتال میں ایڈمٹ (Admit) ہیں آپریشن ہوا ہے یا کوئی فریکچر (Fracture) ہوا ہے اور وہ ٹھیک ہیں جسم ٹھیک ہے اُن کا عقل بھی ٹھیک کام کر رہی ہے وہ بات بھی کرتے ہیں یعنی نارمل زندگی گزار رہے ہیں لیکن آپریشن کی وجہ سے یا فریکچر (Fracture) کی وجہ سے ہسپتال میں ایڈمٹ (Admit) ہیں کسی وجہ سے ہوش بھی ہے حواس بھی ٹھیک ہیں تو ایسا شخص جو ہے اگر وضو نہیں کر سکتا یا کوئی شخص نہیں جو اس کو وضو کرائے (کیونکہ پانی تو موجود ہے لیکن کوئی شخص نہیں جو وضو کرائے، ہونا تو یہ چاہیے کہ کوئی بیٹا کوئی اس کا اٹینڈنٹ (Attendant) جو ہے وہ آکر وضو کرائے نہیں ہے) نماز کا وقت ہو گیا ہے اور دوسری نماز کا وقت ختم ہو رہا ہے جو نماز جمع ہو سکتی ہے "ظہر عصر، اور مغرب عشاء" ظہر کے وقت نہیں پڑھ سکے عصر کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں جمع کر کے مریض ہے؛ لیکن عصر کا وقت بھی نکلتا جا رہا ہے اب کوئی بھی شخص نہیں ہے جو اسے وضو کرائے تو کیا کرے گا؟ تیمم کرے گا (نماز ساقط نہیں ہوتی یاد رکھیں)۔

تیمم کیسے کرے گا؟ مٹی سے کرے گا۔

مٹی کہاں سے آئے گی؟ یہاں پر دیکھا ہے الحمد للہ یہاں ہاسپٹلز اکثر میں بیڈ کے نیچے خاص لکڑی کی ایک برتن نما چیز ہوتی ہے پھٹا ہوتا ہے جیسے تخت ہوتا ہے اس پر مٹی ہوتی ہے (ایک خاص برتن ہوتا ہے اس پر مٹی ہوتی ہے) اور پھر مزید تیمم کرتے ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں، اگر نہیں ہے تو میں نے دیکھا ہے کہ بعض یہاں پر جو بک اسٹورز (Book stores) ہیں وہاں پر پورا بند طریقے کا ایک باکس ہے اس باکس میں مٹی ہے اس پر تیمم کا طریقہ بھی لکھا ہوا ہے اور اس میں مٹی بھی ہے آپ اچھا گفٹ دے سکتے ہیں مریض کو یہ تیمم کی مٹی جو باکس ہے۔

بعض ہاسپٹلز اجازت نہیں دیتے آئی سی یو (ICU) میں تو منع ہے میرا خیال ہے نہیں دیتے وہاں پر اگر وارڈ میں ہو مریض یا گھر میں ہو اس کے لیے وضو کرنا مشکل ہو اور اگر پانی سے اس کا مرض بڑھ جاتا ہے یا وہ وضو نہیں کر سکتا یا وہ غسل نہیں کر سکتا تو یہ بہت اچھا گفٹ ہے، ہم پھول لے کر جاتے ہیں یا چاکلیٹ یا مٹھائی لے کر جاتے ہیں اگر ساتھ آپ یہ باکس بھی گفٹ میں دے دیں تو اُس کے لیے بھی فائدہ ہو گا اور آپ کے لیے بھی اُجر و ثواب ہو گا کہ جب وہ نماز پڑھے گا تیمم کرنے سے ان شاء اللہ اس میں آپ کا اُجر بھی شامل ہو گا۔

الغرض تو تیمم لازمی ہے اور نماز کی اہمیت دیکھیں کتنی اہمیت ہے نماز کی کہ نماز مریض پر بھی فرض ہے، جُنبی شخص ہے اس پر بھی فرض ہے، حدث اکبر ہے احدث اصغر ہے مسافر ہے سب پر نماز فرض ہے، اگر پانی نہیں تو نعم البدل ہے تیمم آپ کر سکتے ہیں لیکن نماز ساقط نہیں ہوتی۔

پھر آخر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٤٣﴾﴾

: بے شک اللہ تعالیٰ خوب معاف کرنے والا ہے اور بڑا بخشنے والا مغفرت کرنے والا ہے۔

"عفواور مغفرۃ" جب دونوں جڑ جاتے ہیں تو چار چاند لگ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف آسانی کے اور معافی کے، رحمت کے اور مغفرت کے کہ اللہ تعالیٰ در گزر بھی کر دیتا ہے معاف بھی کر دیتا ہے گناہوں پر سِتر اپناڈال دیتا ہے چھپا دیتا ہے اور پھر بخش بھی دیتا ہے معاف بھی کر دیتا ہے۔

اگر کہیں پر کوئی کوتاہی ہو جائے جو مسائل بیان کیے ہیں ابھی تک اور کوئی توبہ کرنا چاہے توبہ کا دروازہ کھلا ہے وہ التّوابُ الرّحیم ہے اور اللہ تعالیٰ کی اسی مغفرت اور عفو کے تقاضے میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ کھولا ہوا ہے فوراًتوبہ کریں اپنی غلطی کا جو ہے نااحساس کریں اور عہد کریں اللہ تعالیٰ سے کہ ان شاءاللہ یہ غلطی دوبارہ نہیں ہو گی اور اُس غلطی سے اس نافرمانی سے فوراًرک جائیں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں۔ جو بھی مسئلے ہو جاتے ہیں یانافرمانی ہو جاتی ہے اس کا حل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غفورُالرّحیم ہے اللہ تعالیٰ عفوّغفور ہے اللہ تعالیٰ معاف کرنا چاہتاہے در گزر کرنا چاہتاہے کیاہم اس قابل ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کرے؟ یہ قابلیت اپنے اندر دیکھنی پڑے گی ڈھونڈنی پڑے گی توبہ کرنی پڑ گی استغفار ربّ سے کرناپڑے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ عفو ہے اور غفور ہے۔

نافرمانی سے بچائیں اپنے آپ کو بھی اپنے دوست واحباب کو بھی اپنے پیاروں کو بھی اپنے معاشرے کو بھی اور ہمیشہ یاد رکھنا ہے کہ ہمارے گناہوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی مغفرت ہے اللہ تعالیٰ کی معافی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہوں اگر کبھی کوئی نافرمانی ہو جائے تو ہمیشہ یادرکھیں کہ اللہ تعالیٰ در گزر کرنے والا ہے معاف کرنے والا ہے اور خوب بخشنے والا ہے۔

آج کے درس میں اتنا کافی ہے اگلے درس میں اگلی آیت میں جو چند احکام اور مسائل ہیں اُن کو بیان کریں گے اور بات کریں گے ان شاءاللہ (واللہ اٴعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

سوال اور جواب

سوال: اگر پانی نہیں ہے اور سنو (Snow) ہے اس سے وضو کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر پانی نہیں ہے اور سنو(Snow) ہے، بعض ملکوں میں سردیاں ہیں وہاں پر برف باری ہو جاتی ہے اور برف ہے پانی نہیں ہے تو برف جو ہے اس کو تھوڑی دیر رکھیں اور برف پانی میں بدل جاتی ہے آپ اُس سے وضو کر سکتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے۔

وضو کے لیے غسل کے لیے پانی کا ہونالازمی ہے اور برف میں پانی ہوتا ہے آپ تھوڑی دیر اس کو رکھ دیں کسی برتن میں اور ان شاءاللہ آپ اُس سے وضو کر سکتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: مٹی کو صرف ون ٹائم (One Time) ہاتھ لگانا ہے؟

جواب: تیمم کے لیے صرف مرتبہ ہاتھ زمین پر مارنا ہے ایک مرتبہ کافی ہے "ایک مرتبہ زمین پر، ایک مرتبہ چہرے پر ایک مرتبہ ہتھیلیوں پر (دونوں پر)"۔

سوال: کچھ لوگ حرم میں جا کر تیمم کرتے ہیں؟

جواب: کچھ بھائی ایسے ہیں جو حرم کے اندر جا کر تیمم کرتے ہیں وہاں پر تو ٹائلز (Tiles) چمک رہے ہوتے ہیں!

سوال: حرم میں اپنے ساتھ مٹی لے کے جاتے ہیں؟

مٹی جو لے کر جاتے ہیں حرم میں نہیں وہاں پر جائیں گے تو پانی دستیاب ہے۔

یاد رکھیں پانی کا استعمال کہ تیمم کرنا کب جائز ہے کب ناجائز ہے؟

دیکھیں بات نماز کی ہو رہی ہے عام بات نہیں ہو رہی یہاں پر دیکھیں یہ چار چیزیں کیوں ذکر کی ہیں؟ بیماری سے کیوں ابتداء کی ہے؟ مطلقاً ہر بندے کے لیے تھوڑی ہے اس کی ضرورت ہوتی ہے اور ضرورت کے لیے دو چیزیں ہیں:

1- پانی موجود ہی نہیں ہے۔

2- پانی کے استعمال سے بیماری بڑھ جاتی ہے یہ نہیں کہ دیر ہو جائے گی (جتنی بھیڑ بھی ہو وہ کہتے ہیں کہ ہماری رکعت چھوٹ جائے گی نماز چھوٹ جائے گی)۔ تو جلدی سے وضو کرو نا تمہیں کس نے کہا ہے کہ ایک تو گھر سے دیر سے نکلنا ہے پھر وہاں پر دیر سے پہنچنا ہے اور نیند بھی پوری ہونی چاہیے آرام بھی پورا ہونا چاہیے نماز کے لئیے تیمم کر لو بھئی اللہ تعالیٰ معاف کرے گا!

نہیں! جس نے بھی تیمم کیا ہے پانی کی موجودگی میں اس کی نماز نہیں ہے دوبارہ نماز پڑھے وضو کر کے نماز پڑھے۔

یہ بات یاد رکھیں چاہے حرم مکی ہو یا حرم مدنی ہو بھیڑ سے رَش کی وجہ سے دیر ہو جاتی ہے باجماعت نماز چھوٹ جاتی ہے آپ دوسری جماعت کے ساتھ پڑھ لیں اور اگلی نماز کے لیے کوشش کریں کہ وقت پر پہنچیں، یہ کوئی عذر شرعی نہیں ہے کہ آپ تیمم کریں (تیمم کے لیے یہ عذر شرعی نہیں ہے)۔

یا پانی موجود نہیں ہے یا اس کو لانا ممکن نہیں ہے موجود تو ہے؛ اب کنواں ہے کوئی ڈول کچھ نہیں ہے کیسے پانی نکالیں گے پانی آپ کے سامنے ہے آپ وہاں تک پہنچ نہیں سکتے رسائی نہیں ہے پانی تک کیا کریں گے؟ اور دوسری نماز کا وقت جو جمع ہو سکتی ہیں اُن کا وقت بھی نکلتا جا رہا ہے؟

اب نماز کے لیے یہ نہیں ہوتا کہ میں انتظار کروں گا (جب تک میں ڈول وہاں سے لے کر آؤں گا پانی نکالنے کے لیے نماز کا وقت ختم ہو جائے گا) آپ تیمم کر کے اس وقت نماز پڑھ لیں گے جب پانی میسر ہو گا تو آپ نماز دہرائیں گے بھی نہیں کیونکہ آپ نے نماز کا حق ادا کیا ہے اور تمام شرطیں، ارکان اور واجبات پورے کیے ہیں تو نماز دوبارہ کیوں دہرائیں گے آپ؟!

تو اس لیے جو ایسا کوئی عمل کرتے ہیں اور تیمم کرتے ہیں پانی کی موجودگی میں یا پانی کے استعمال کے امکان کے ساتھ جب ممکن ہو تو اُن کی نماز نہیں ہے دوبارہ اُن کو نماز پڑھنی پڑے گی دوبارہ وضو کرنا پڑے گا (واللہ اعلم)۔

سوال: ڈاکٹر صاحب، ایک آدمی جنابت کی حالت میں ہے اور پانی نہیں ہے اور اس نے تیمم کر لیا ہے نماز بھی پڑھ لی ہے پھر اس کے بعد پانی آیا ہے تو غسل کی ضرورت نہیں آئے گی؟

جواب: نہیں! اگر ایک شخص ہے جنابت کی حالت ہے اور پانی موجود نہیں ہے (ایسی جگہ پر کہ پانی موجود نہیں ہے) آپ یہ نہ کہیں کہ ہمارا جو واٹر ٹینک ہے گھر اس میں پانی ختم ہو گیا ہے اس لیے پانی موجود نہیں ہے بھئی میں تیمم کر لوں، نہیں! پانی جا کر خرید و اسٹور میں رکھو۔

آپ کے پاس جو بوتل ہے پانی پینے کی (گھر میں پانی پینے والی بوتل ہے تو پانی ہو گا نا) وہ پانی تو ہے آپ اُس سے غسل نہیں کر سکتے جنابت کی حالت ہے کیا کریں گے؟ آپ بقالا (سپر مارکیٹ) تو ہے چوبیس گھنٹے بھی کھلی ہوتی ہے سپر مارکیٹ نہیں ہے؟! ہے تو وہاں سے جا کر پانی لے لو، تو پانی لے کر آپ نے غسل کرنا ہے۔

ہاں! کوئی شخص ہے امیجن (Imagine) کریں کہ پانی موجود نہیں ہے جنابت کی حالت ہے اسٹور بھی سارے بند ہیں یا ہیں تو اُس کے پاس پیسے نہیں ہیں وہ کسی سے لے بھی نہیں سکتا ایسی حالت ہے اب فجر کی نماز کا وقت نکلتا جا رہا ہے اب وہ کیا کرے گا؟ اب تو تیمم کر سکتا ہے۔

لیکن یہ حالت کہاں ہے دور حاضر میں بہت مشکل ہے! (سمجھ آ رہا ہے؟)۔ لیکن وہ پھر غسل کرے گا یا نہیں؟ نہیں کرے گا۔

ایک دفعہ آپ نے جو عبادت صحیح طریقے سے شروط، ارکان اور واجبات کے ساتھ ٹھیک کر لی ہے اس کو دوبارہ دہرانے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے، اگر پانی بھی بعد میں مل جائے تو آپ دوبارہ نہیں کریں گے کیونکہ آپ نے حق ادا کیا ہے نا۔

شریعت نے ہم سے عبادت کا دو مرتبہ مطالبہ نہیں کیا ہے ایک مرتبہ مطالبہ کیا ہے بس، ہاں! اُس میں اگر آپ نے کوتاہی سے کام لیا ہے پانی کے ہوتے ہوئے آپ نے تیمم کر لیا ہے صرف وقت کو بچانے کے لیے یہ جائز نہیں ہے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 004-09: سورۃ النساء کی مختصر تفسیر (آیات: 41-43) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio